قرآن کریم کے غیر عربی زبانوں میں ابتدائی تراجم

ڈاکٹر محمد سلیم اسماعیل
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ عربی۔ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد

قرآن مجید اسلامی تعلیمات کا بنیادی ماخذ اور روز اول سے ہی مسلمانوں اور غیر مسلموں کی توجہ کا انتہائی مرکز رہا ہے۔ قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا۔ اس کے اولین مخاطب عرب تھے، بعد ازاں اسلام جہاں جہاں پہنچا قرآن مجید نے اپنی، یعنی عربی زبان کی سیادت کو تسلیم کروایا۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ نومسلم اقوام عالم نے عربی زبان کو بہت سراہا اور اسے مذہبی لحاظ سے اپنی زبان کے برابر حیثیت عطا کی۔ دعوت اسلامی کی تکمیل کے لیے قرآنی مفہوم کی اہمیت وضرورت کو محسوس کیا جانے لگا اور ارشاد نبویؐ کے اس قول مبارک: بلّغو عنّی وَ لَو آیۃ (۱) سے اس مقصد کو تقویت پہنچی اور قرآنی تراجم کی تحریک بڑی وسعت رفتاری سے آگے بڑھی۔ قرآن مجید کے ابتدائی ترجموں کے بارے میں یہ بیان کرنا بے جا نہ ہوگا کہ ابتدائے اسلام میں قرآن کریم کے غیر عربی زبانوں میں تراجم کو ناجائز تصور کیا جاتا تھا۔ امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل قرآن مجید کی غیر عربی زبان میں قرأت کو ناجائز تصور کرتے تھے۔ (۲)

علامہ سرخسیؒ اپنی کتاب المبسوط میں لکھتے ہیں کہ امام العصر ابوحنیفہؒ (۱۵۰ھ/ ۷۶۷م) نے نماز میں قرآن مجید پڑھنے کی اجازت دی ہے اور یہ روایت بھی بیان کی جاتی ہے، تو بعد میں انہوں نے بلا وجہ ترجمہ قرآن مجید کو نماز میں ادا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (۳) ابوبکر محمد بن جعفر النرشخی (م ۳۴۸ھ/

۹۵۹ء) نے تاریخ بخاری میں لکھا ہے کہ اہل بخارا ابتدائے اسلام میں عربی زبان نہ جاننے کی وجہ سے اپنی نمازوں میں فارسی ترجمہ کریم پڑھا کرتے تھے۔ (۴)

امام بخاری (م۲۵۵ھ/ ۸۶۹م) نے الجامع الصحیح میں حضرت ابوھریرہؓ سے روایت بیان کی ہے کہ اہل کتاب عبرانی میں تورات کو پڑھتے تھے اور عربی زبان میں اس کی تفسیر بیان کرتے تھے۔(۵)

اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں ترجمہ القرآن کے حوالے سے یہ لکھا گیا: " قرآن مجید کا فارسی یا کسی دوسری زبان میں ترجمہ کرنا درست نہیں کہ قرات اس انداز سے کی جائے جس سے اس کا اعجاز برقرار رہے،اس میں شبہ نہیں کہ ترجمہ میں اعجاز باقی نہیں رہتا اور عربی کے علاوہ باقی زبانوں میں وہ بات نہیں پائی جاتی جو عربی کی خصوصیت ہے۔(۶)

ترجمہ قرآن مجید کے جواز کے سلسلے میں درج ذیل دلائل پیش کیے جاسکتے ہیں:

۱ آنحضرت ﷺ سے بہت سی روایات بیان کی جاتی ہیں جن سے دیگر اقوام کی زبانوں کو سیکھنے کی ترغیب ملتی ہے۔مثلاً آپ ﷺ نے حضرت زید بن ثابتؓ کو عبرانی اور سریانی سیکھنے کا حکم دیا اور بہت کم وقت میں وہ ان دونوں زبانوں میں ماہر ہو گئے۔(۷) آنحضرت ﷺ نے پڑوسی سلطنتوں کے سربراہان کو جو دعوتی خطوط لکھے،ان میں اکثر قرآنی آیات ہوتی تھیں جن کے ترجمے یا ترجمانی کے ذریعے متعلقہ زبان میں سربراہِ مملکت کو ان آیات کریم کے مفہوم کو سمجھایا گیا۔ (۸)

اس حوالے سے ابن قیم الجوزی نے زادالمعاد میں لکھا:"وقیل ان عمر بن امیہ الذی حمل کتاب النبی الی النجاشی قرات علیه بلسان فهمه الملك و ذکر النبی فی کتابه الی المقوقس قولہ تعالیٰ:" يَـا اَهْـلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَـا وَ بَيْنَكُـمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَانُشْرِكَ بِهٖ شَيْئاً وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضاً اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللهِ"(آل عمران:۶۴)

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عمر بن امیہ جونہی آنحضور علیہ الصلاۃ والسلام کے قاصد کی حیثیت

سے گیا، اس نے نجاشی کے سامنے نامہ مبارک کو اس کی زبان میں پڑھ کر سنایا اور آنحضرت ﷺ نے مقوقس کی طرف اپنے خط میں سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۶۴ لکھی: " اے اہل کتاب ہمارے اور تمہارے درمیان جو برابری کی بات ہے اس کی طرف آؤ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو نہ ایک دوسرے کو اپنا رب قرار دیں۔" (۹)

یہ بات قرین قیاس ہے کہ آنحضرت ﷺ کے نامہ مبارک لانے والے قاصد کے ہاتھوں ان حکمرانوں یا درباری ترجمانوں کے ہاتھوں ان خطوط کے ترجمے کیے گئے۔ جب دحیہ کلبی نے، آپ ﷺ کا نامہ مبارک بوزنطی حکمران ہرقل کو پہنچایا تو اس نے ترجمان سے اس خط کو پڑھنے کا حکم دیا۔ (۱۰)

علامہ سرخسی نے اپنی کتاب المبسوط میں لکھا کہ حضرت سلمانؓ فارسی صحابی رسول ﷺ نے اہل فارس کے مطالبہ پر بسم اللہ اور سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ فارسی زبان میں کیا۔ (۱۱)

ڈاکٹر محمود بداوی رقمطراز ہیں:

"بعض محققین نے قرآن مجید کے غیر عربی زبانوں میں ترجمہ کے جواز میں علامہ سرخسیؒ کی بیان کردہ اس روایت سے استدلال کیا ہے کہ حضرت سلمانؓ فارسی نے اپنے ہم وطنوں کے لیے بسم اللہ اور سورۃ فاتحہ کا ترجمہ فارسی میں کیا اور وہ اس فارسی ترجمہ قرآن کو اپنی نمازوں میں ادا کیا کرتے تھے" (۱۲)

اس بات کو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں یوں بیان کیا گیا ہے:

" A persion al translation is said to have been made during the time of orthodox caliphs by Salman al-farsi. (13)"

ابتدائی تراجم کی تحریک بارے Halet Eren اور Ismet Binark اپنی کتاب میں رقمطراز ہیں:

"It seems that the translation of the Holy Quran was a matter of serious consideration from the early period of islam, Non Arab Muslims felt the need of an explanation of the Quran in language other than Arabic." (14).

عبدالمنعم اپنی کتاب میں اس بات کی تصدیق اپنے ان الفاظ سے کرتے ہیں:"وافـــا الـــعـــرب فيحسون الشديدة الترجمه ليفهمو القرآن و يعتبرو به و يحيط علماً من معارف شئي في الامور الدنيو ية و الاخرو ية ، والعلمية"(۱۵)

ابوبکر محمد بن جعفر النرشخی نے لکھا کہ اہل بخارا ابتدائے اسلام میں عربی زبان نہ جاننے کی وجہ سے فارسی ترجمہ قرآن کو اپنی نمازوں میں ادا کرتے تھے۔(۱۶)

مختصراً یہ کہ ترجمہ قرآن مجید کے اغراض و مقاصد کے ضمن میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے جن میں مسلم علما کی اکثریت شامل ہے قرآن کریم کے ترجمے صرف اس لیے کیے کہ وہ اس کار خیر سے اللہ تعالی کی رضا چاہتے تھے، مثلاً شاہ عبدالقادر دہلوی جو شاہ ولی اللہ کے بیٹے ہیں انہوں نے اپنا اردو ترجمہ قرآن مکمل کرنے کے بعد یہ شعر لکھا:

روز قیامت ہر کسی با خویش دارنامہ ای
من نیز حاضر میشوم تفسیر قرآن در بغل

(قیامت کے دن ہر کسی کے پاس اپنا نامہ اعمال ہوگا، میں بھی تفسیر قرآن بغل میں لے کر حاضر ہو جاؤں گا۔(۱۷)

مولانا محمد اسلم جیراجپوری اپنی کتاب تاریخ القرآن میں لکھتے ہیں:

مسلمانوں کی یہی خواہش رہی کہ جو قوم اسلام میں داخل ہوں وہ قرآن کو اس کی اصلی

زبان یعنی عربی ہی میں پڑھیں، چنانچہ موحدین کی سلطنت کے زمانے میں جن کا تسلط الجزائر سے اندلس تک تھا، جب قرآن کا ترجمہ بربری زبان میں کیا گیا تو وہاں کے علما نے سختی سے اس کی مخالفت کی اور غیر عربی میں اس کی تعلیم کو ناجائز قرار دیا۔ آخر کار وہ ترجمہ فنا کر دیا گیا۔ لیکن ائمہ اسلام نے اس میں تکلیف اور نقصان دیکھ کر قرآن کے ترجمہ کی اجازت دے دی، چنانچہ شیخ سعدی شیرازی نے (م ۶۹۱ھ) میں فارسی میں ترجمہ کیا اسی دوران ترکی زبان میں بھی قرآن کے ترجمے ہوئے۔(۱۸)

مولانا اشرف علی تھانوی اپنے اردو ترجمہ قرآن کے مقدمے میں رقمطراز ہیں:

بعض لوگوں نے محض تجارت کی غرض و نہایت بے احتیاطی سے قرآن کے ترجمے شائع کرنا شروع کیے، جن میں بکثرت مضامین خلاف قواعد شرعیہ ہیں جن سے عام مسلمانوں کو بہت مضرت پہنچی ہے۔"(۱۹)

کچھ لوگوں نے محض تعصب کی بنا پر اس خیر عظیم کے ترجمے کیے اور پھر ان کے جواب میں مسلم علما نے بھی ترجمے کیے۔ ایک ہی زبان میں کئی ترجمے ہونے کی وجہ سے لسانی ارتقاء تطور ہوا ہے کہ کسی بھی زبان کے نئے تقاضوں کے مطابق نئے ترجمہ قرآن کی ضرورت پوری کرنے کے لیے نئے ترجمے کیے گئے۔

عصر حاضر میں قرآن مجید کے دوسری زبانوں میں ترجمے کرنے کے جواز پر علما کا اتفاق ہے، لیکن اس میں حد درجہ کی احتیاط ہونی چاہیے، اس لیے کہ قرآن کریم کے ترجمے بدنیتی اور اسلام دشمنی کی بنا پر بھی کیے جانے لگے ہیں ۔(۲۰)

قرآن پاک کے ایشیا، افریقہ، یورپ کی زبانوں میں ترجمے کیے جا چکے ہیں۔ ماہر علوم القرآن ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے مطابق چودھویں صدی کے ربع چہارم میں دنیا کی سو سے زائد زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ ہو چکا تھا(۲۱)

روزنامہ ''نوائے وقت'' کی ایک خبر میں انیس زبانوں میں قرآن پاک کے ترجمہ کا ذکر یوں کیا گیا ہے:

"مسلم ورلڈ لیگ نے قرآن پاک کا انیس زبانوں میں ترجمہ کرنے کا فیصلہ کیا جس میں جاپان، افریقی ملکوں اور جنوب مشرقی ایشیائی اور یورپی زبانیں شامل ہیں۔ موریطانیہ میں ایک سنٹر قائم کیا گیا جس میں فرانسیسی، انگریزی زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمے ہو رہے ہیں، یوگنڈا کی مقامی زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ ہو چکا ہے۔" (۲۲)

ذیل میں ان تمام زبانوں کی فہرست حروف تہجی کے اعتبار سے پیش کی جاتی ہے جن میں قرآن کریم کے ترجمے ہو چکے ہیں ان میں

اردو، ارگونی، ارمنی، اسامی، اسپرنتو، آسٹریا، افریقی، البانی،
انگریزی لاکھارک، بربر، برلن، برمی، بروہی، بگنی، بلغاری،
بلوچی، بوھیمی، بنگالی، پرتگالی، پشتو، پوٹھوہاری، پولش پنجابی،
تامل، تلنگی، ترکی، تیلگو، ٹیملی، جاپانی، جاوی جرمن،
چینی، حبشی، ڈنمارکی، سرائیکی، سواحلی، سوڈانی، سویدی سندھی،
سنسکر، سنھالی، سربوی، شامی، فارسی، فلپائینی، نش کریول،
کردش، کشمیری، کورین، گجراتی، ورمکھی، لاطینی، مربیہ کاسری،
ملائے، ملیالم، مراٹھی، میسری، ناروین، ہسپانوی، ہولندی ھوسا،
ہنری، ہنگری، یوگنڈا، یونانی، یوربا،

اب تمام زبانوں میں صرف ابتدائی ترجموں کے بارے میں معلومات باہم پہنچاتے ہیں۔

(۱) اردو: اردو ابتدا میں اردو زبان کو ہندی زبان کہا جاتا، تھا جیسا کہ شاہ عبدالقادر دہلوی نے اپنے ترجمہ قرآن کو ہندی یعنی اردو میں مکمل کرنے کے بعد لکھا: "اس بندہ عاجز عبدالقادر کے خیال میں آیا کہ جس طرح ہمارے بابا صاحب بہت بڑے شاہ ولی اللہ عبدالرحیم کے بیٹے سب حدیثیں جاننے والے، ہندوستان کے رہنے والے، فارسی زبان میں قرآن کے معنی آسان کر کے لکھے ہیں۔ اس طرح

عاجز نے ہندی زبان میں قرآن کے معنی آسان کر کے لکھے، الحمدللہ یہ آرزو ۱۲۰۵ھ/۱۷۹۰ء میں مکمل ہوئی۔"(۲۳)

صالحہ عبدالحکیم شرف الدین اپنی کتاب میں لکھتی ہیں:

کشمیر کے راجہ مہروک نے ۲۷۰ھ/۸۸۲ء میں منصورہ (سندھ) کے حاکم امیر عبداللہ بن عمر کو لکھا کہ میرے پاس ایک آدمی بھیج دیا جائے جو اسلامی شریعت کے احکام ہندی زبان میں بیان کر سکے۔ امیر عبداللہ نے ایک مسلمان عالم کو، جو ہندوستان کی مختلف زبانیں جانتا تھا، اس راجہ کے پاس چند سال ٹھہر کر، راجہ کو پورے طور پر اسلام سے واقف بنا دے، راجہ نے اس سے خواہش کی کہ ہندی زبان میں میرے لیے قرآن تفسیر کرے سورۃ یس تک یہ تفسیر مکمل ہوئی۔" (۲۴)

اردو زبان میں قرآن مجید کے ابتدائی تراجم کے بارے اختلاف ہے۔ عبدالصمد صارم اپنی کتاب میں رقمطراز ہیں:

اردو میں پہلا ترجمہ مولوی عزیز اللہ ہمرنگ اورنگ آبادی (دکن) کا ہے، اس کا نام "چراغ ابدی" ہے یہ قرآن پاک کے تیسویں پارے کا ترجمہ ہے، ۱۲۲۱ھ کو کیا گیا (۲۵) "سب سے پہلا اردو زبان میں مکمل ترجمہ قرآن حکیم محمد شریف کا ہے، لیکن یہ ترجمہ قرآن شائع نہ ہوسکا (۲۶)

محمود بداوی ہندوستانی زبانوں میں قرآن کریم کے اولین ترجمہ کے بارے میں رقمطراز ہیں:

اردو جو ہندوستان کی ایک اہم زبان ہے اور اسے پاک و ہند کے بعض لوگ بولتے ہیں، میں سب سے پہلے اردو ترجمہ شاہ عبدالقادر دہلوی نے ۱۷۹۰ء میں کیا۔" (۲۷)

برصغیر پاک و ہند کی سرزمین میں قرآن مجید کا سب سے پہلا قدیم ترین ترجمہ قرآن ابتدائی دور کی یادگار ہے۔ مشہور سیاح بزرگ بن شہریار نے عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز والی منصورہ کے بھیجے ہوئے آدمی عالم دین نے راجہ مہروک کے کہنے پر ۲۷۰ھ/۸۸۴ء میں کیا۔

(۲) آسٹریا: آسٹریا زبان میں زوما بردگدیوں نے قرآن پاک کا ترجمہ کیا اس پر تاریخ طباعت مذکور نہیں ہے۔ دوسرا ترجمہ گرسون نامی شخص نے کیا۔

(۳) ڈنمارکی: ڈنمارک کی زبان میں پڈرسن نے ۱۹۱۹ء میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا۔ اور ۱۹۳۱ء میں گول نامی آدمی نے ترجمہ قرآن ڈنمارکی میں کیا۔ (۲۸)

(۴) فرانسیسی: فرانسیسی زبان میں قرآن کریم کے کافی تعداد میں ترجمے کیے گئے۔ ابتدائی دور کے ترجمے یہ ہیں:

۱۲۴۸ء میں ایم اینڈ روڈ رائر نے قرآن کریم کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ کیا۔ ۱۷۵۲ء اور ۱۸۲۹ء میں موسیون گارساں کا ترجمہ قرآن منظر عام پر آیا۔ (فرانسیسی میں سب سے معروف ترجمہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا ہے)۔

(۵) جرمنی: جرمن زبان میں قرآن مجید کے ترجموں کا آغاز مشہور مصلح مارٹن لوتھر (پروٹسٹنٹ مذہب) نے کیا۔ اس کے بعد شویگر، تھیوڈور آرنلڈ سی بوائسن کریگل، فریڈرک، دوکروٹ وغیرہ نے جرمن زبان میں قرآن کریم کے ترجمے کیے گئے۔

(۶) برمی: برمی زبان میں ایک ترجمہ قرآن کا ذکر کیا گیا ہے، جو احمد اللہ نے کیا۔ دوسرا ترجمہ رحمت اللہ، مبلغ اسلام، جمیعۃ علمائی، برما، رنگون نے کیا۔

(۷) بلوچی: بلوچی زبان میں ایک ترجمہ کا ذکر کیا گیا ہے

(۸) بوہیمین: بوہیمین زبان میں دو ترجمہ قرآن کا ذکر ملتا ہے، وس لے (Vaslay) نے ۱۹۴۵ء کو بروگ کے شہر سے قرآن کریم کا ترجمہ کیا۔

(۹) پشتو: پشتو میں چودہ تراجم قرآن کا ذکر ملتا ہے، سب سے پہلا ترجمہ قرآن مراد علی نے ۱۸۶۷ء کو مکمل کیا اور یہ ترجمہ قرآن ۱۹۰۶ء کو لاہور سے شائع ہوا۔

(۱۰) ہندی: ہندی زبان میں سب سے پہلا ترجمہ احمد شاہ نے کیا۔

(۱۱) بنگالی: بنگالی زبان میں شاہ رفیع الدین کے اردو ترجمہ قرآن کو بنگالی زبان میں ۱۳۴۹ھ کو منتقل کیا گیا۔ یہ سب سے پہلا ترجمہ قرآن ہے (۲۹)

(۱۲) سریانی: سریانی زبان میں سب سے پہلا ترجمہ قرآن غیر مسلموں کے ہاتھوں ہوا۔ یہ ترجمہ قرآن مخطوط کی صورت میں مانچسٹر لائبریری انگلستان میں پڑا ہوا ہے۔ استاد مانکانا کے مطابق اس ترجمہ قرآن کو بار صلیبی جو کہ حجاج بن یوسف کا ہم عصر تھا، نے پہلی صدی ہجری کے آخر میں مکمل کیا۔

(۱۳) عبریانی: عبریانی زبان میں ترجمہ قرآن کے حوالے سے دائرہ معارف یہود میں ذکر کیا گیا ہے کہ بودلین (Bodellian) لائبریری آکسفرڈ، انگلستان میں ۱۲۲۱ نمبر کے تحت قرآن کریم کے بعض اجزا کا ترجمہ موجود ہے۔ باقاعدہ عبرانی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ یعقوب بن اسرائیل حاخام زنتی (Zante) نے ۱۲۳۷ء میں لاطینی سے عبرانی زبان میں کیا۔ اس کے بعد ھرمان ریکسدوف (reexendorf) (Hermann) نے ۱۸۵۷ء کو عبرانی میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا۔ اور یہ ترجمہ قرآن لیزنگ سے شائع ہوا۔

(۱۴) جاوی: جاوی زبان میں ترجمہ قرآن ۱۹۱۳ء میں ایک آدمی جو اپنے آپ کو خادم سلطان ترکی کہلاتا تھا کے ہاتھوں ہوا۔

(۱۵) ترکی: ترکی زبان میں پہلا ترجمہ قرآن ابراہیم حلیمی نے کیا۔ اسی طرح دوسرا ترکی زبان میں ترجمہ قرآن ایک آدمی جس کا نام خیا تھا ر الکھا ہوا ہے۔

(۱۶) سویدی: ایک ترجمہ قرآن سویدی زبان میں ۱۸۷۴ء میں ہوا۔ جس کے مترجم کا نام موجود نہیں ہے۔ ایک اور ترجمہ قرآن تورنبرج (G.G Tobberg) نے سویدی زبان میں کیا۔

(۱۷) اسبانی: تیرھویں صدی عیسوی میں طیب ابراھیم نے سورہ اسرائیل کا ترجمہ اسبانی زبان میں کیا۔ یہ ترجمہ قرآن فرانسیسی سے بوناونیتوراسا (Bonna ventura saw) نے اسبانی زبان میں کیا۔

(۱۸) ہولندی: ہولندی زبان میں شوگیر (Schwegger) کے ترجمہ قرآن سے کیا گیا اور

یہ ترجمہ ۱۶۴۱ء میں ہمبرگ سے شائع ہوا۔ اس کے بعد جلا ما کر (J. H. G laremher) نے رابیہ فرانسیسی کے ترجمہ قرآن پر اعتماد کرتے ہوئے ترجمہ کیا۔ اور یہ ترجمہ ہولندی زبان میں ۱۲۵۸ء میں لندن سے شائع ہوا۔ اس کے بعد یہی ترجمہ دوبارہ یعنی ۱۲۵۸ھ اور ۱۷۳۴ء میں شائع ہوا۔

(۱۹) روسی: روسی زبان میں ۱۷۷۲ء میں ایک ترجمہ قرآن منظر عام پر آیا۔ یہ ترجمہ قرآن لینگراد شہر سے شائع ہوا۔

(۲۱) اطالوی: ۱۵۳۷ء میں انڈریا اراوبین (Ander Arivaben) نے لاطینی زبان میں ۰ کیے ہوئے ترجمہ قرآن کی مدد سے اطالوی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا۔ اس کے بعد اکیلو فاراکسی (Aquilis Fracassi) نے ۱۹۱۳ء میں قرآن کریم کا اطالوی زبان میں ترجمہ قرآن کیا۔ اس کے علاوہ اطالوی زبان میں انتیس تراجم کا ذکر ملتا ہے۔ جن میں اہم انڈریا اراوبیں ہے۔

(۲۱) ھنگری: ھنگری زبان میں سید احمد ابوالفضل نے ایک ترجمہ قرآن کا ذکر کیا ہے جوزوَمااِ یرگڈن (Zyedmay eretgeden) نے ۱۸۵۳ء کو کیا۔

(۲۲) آرغونی: ایک ترجمہ قرآن آرغونی زبان میں بھی ہوا۔

(۲۳) یوگوسلاویہ: یوگوسلاویہ زبان میں سات ترجموں کی تعداد احمد ابوالفضل نے بتائی ہے (۳۰)

(۲۴) البانی: البانی زبان میں ایک ترجمہ قرآن ایک مسلمان جس نے اپنا نام الف میم قاف بیان کیا ہے، نے کیا۔

(۲۵) انڈوچائینا: انڈوچائینا کی زبان میں احمد شاہ کو نیوز نے ۱۹۱۸ء کو قرآن کریم کا ترجمہ کیا۔

(۲۶) ارمنی: ارمنی زبان میں امیر چنگیز نے ۱۹۰۹ء میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا جو دو مرتبہ شائع ہوا۔ ۱۹۱۱ء میں سواتر نے قرآن کریم کا ترجمہ ارمنی زبان میں کیا۔

(۲۷) پولش: پولش زبان میں تین تراجم قرآنی کا ذکر ملتا ہے۔

(۲۸) حبشی: حبشی زبان میں ایک ترجمہ قرآن کا ذکر ملتا ہے۔

(۲۹) ڈچ: ڈچ زبان میں پانچ تراجم قرآنی کا ذکر ملتا ہے۔

(۳۰) روسی: روسی زبان میں چھ ترجموں کا ذکر ملتا ہے۔

(۳۱) سرائیکی: سرائیکی زبان میں ایک ترجمہ قرآن کا ذکر ملتا ہے۔

(۳۲) سربین: سربین زبان میں دو تراجم قرآنی کا ذکر ملتا ہے۔

(۳۳) سندھی: سندھی زبان میں چھ تراجم قرآنی کا ذکر ہے۔

(۳۴) سنسکرت: سنسکرت زبان میں دو تراجم قرآنی کا ذکر ملتا ہے۔

(۳۵) سواحلی: سواحلی زبان میں چار تراجم قرآنی کا ذکر ملتا ہے۔

(۳۶) کنٹری: کنٹری زبان میں ایک ترجمہ قرآن کا ذکر ملتا ہے۔

(۳۷) گجراتی: گجراتی زبان میں نو ترجموں کا ذکر ملتا ہے۔

(۳۸) گورمکھی: گورمکھی زبان میں دو ترجموں کا ذکر ملتا ہے۔

(۳۹) مالئی: مالئی زبان میں ایک ترجمہ قرآن کا ذکر ملتا ہے۔

(۴۰) مرہٹی: مرہٹی زبان میں ایک ترجمہ قرآن کا بیان ہے۔

(۴۱) مکاسری: مکاسری زبان میں دو ترجموں کا ذکر ملتا ہے۔

(۴۲) ملیالم: ملیالم زبان میں دو ترجموں کا ذکر ملتا ہے۔

(۴۳) ہوسی: ہوسی زبان میں بھی ترجمہ قرآن ہو چکا ہے۔لیکن مترجم کا حال معلوم نہیں ہو سکا۔

(۴۴) جاپانی: جاپانی زبان میں سکامولو (Sakamolo) نے قرآن کریم کا ترجمہ کیا جو ٹوکیو سے شائع ہوا۔

(۴۵) چینی: ۱۹۲۷ء میں ایک غیر مسلم جے ایم راڈویل کے انگریزی ترجمہ کو چینی زبان میں منتقل کیا۔ مسلمانوں نے اس کی خریداری کی ممانعت کی۔اس کے بعد ایک یہودی عالم نے مولوی محمد علی لاہوری کے انگریزی ترجمہ قرآن کی مدد سے چینی زبان میں ترجمہ کیا اس کی بھی مسلم علما کی طرف سے

ممانعت کی گئی۔

۱۹۳۳ء میں دو جید مسلم علما نے چینی میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا جو قابل اعتماد اور بہترین ترجمہ تھا۔ اس کے علاوہ چینی میں پاؤ چن چاک می (Chinchakome) نے ترجمہ قرآن کیا جو ۱۹۳۵ء کو شنگھائی سے شائع ہوا۔

(۴۶) پولش: پولش زبان میں بوزیلیکیو (Buczackiago) نے قرآن کریم کا ترجمہ پولش زبان میں کیا جو ۱۸۵۸ء میں وارسا سے شائع ہوا۔

(۴۷) سواحلی: ۱۹۲۳ء کو عیسائی مشنری سوسائٹی نے قرآن کریم کا ترجمہ سواحلی زبان میں کیا جس کا مقصد سواحلی باشندوں میں عیسائیت کا پرچار تھا۔ اس کے جواب میں زنجبار کے مسلمانوں نے بھی ایک اور قرآن کریم کا ترجمہ کیا اور دوسرا امیروی کی انجمن اسلامیہ کی طرف سے کیا۔

(۴۸) طیالم: طیالم زبان میں ایس ان کرشن راؤ بی نے بھی ایک اور قرآن کریم کا ترجمہ کیا۔ اے اڈیٹر ماہ نامہ سہ گرو نے کیا۔

(۴۹) تلنگو: تلنگی زبان میں ایک ترجمہ قرآن نارائن راؤ نے محمد علی لاہوری کے انگریزی ترجمہ کی مدد سے کیا دوسرا ترجمہ قرآن ونکٹا ٹرت نن نے تلنگو زبان میں کیا۔

(۵۰) مرہٹی: مرہٹی زبان میں صوفی میر محمد یعقوب چشتی نے قرآن کریم کا ترجمہ کیا جو بمبئی سے شائع ہوا۔

(۵۱) بنگالی: بنگالی زبان میں سب سے پہلے غلام اکبر علی نے ترجمہ قرآن ۱۸۶۸ء میں مکمل کیا۔

(۵۲) گجراتی: گجراتی زبان میں سب سے پہلا ترجمہ قرآن ۱۸۷۹ء میں عبدالغفار بن لقمان نے کیا جو بمبئی سے شائع ہوا۔

(۵۳) کشمیری: کشمیری زبان میں سب سے پہلا ترجمہ قرآن محمد یحییٰ شاہ کا ہے جو ۱۸۸۷ء کو شائع ہوا۔

(۵۴) ہندی: ہندی زبان میں پہلا ترجمہ قرآن راجہ مھر وک کی فرمائش پر عبداللہ بن عمر (والی

سندھ) کی طرف سے بھیجے گئے ایک عالم دین نے سورۃ یٰسین تک کیا۔ لیکن پہلا با قاعدہ مکمل ترجمہ قرآن عزیز اللہ متلوی نے کیا۔

(۵۵) پنجابی: پنجابی زبان میں ترجمہ قرآن کو پہلی مرتبہ حافظ مبارک اللہ نے ۱۸۷۰ء کو مکمل کیا۔

(۵۶) انگریزی: انگریزی زبان میں جزوی تراجم کا سلسلہ تو ۱۵۱۵ء سے شروع ہو چکا تھا۔ لیکن مکمل ترجمہ قرآن الیگزینڈر راس نے ۱۶۴۸ء کو کیا۔

(۵۷) اسپرنتو: اسپرنتو بیسویں صدی کی نئی زبان ہے، جسے آجکل دنیا کے پندرہ کروڑ انسان باہمی رابطہ کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ اس نئی زبان میں قرآن مجید کے پیغام کو منتقل کرنے کا سہرا علامہ مضطر عباسی کے سر ہے۔ جس نے ۱۹۵۲ء میں جامعہ عباسیہ (بہاولپور) میں تعلیم حاصل کی اور اس خیر عظیم کا ترجمہ اسپرنتو زبان میں کر کے گراں قدر خدمت سرانجام دی۔

(۵۸) سویڈش: سویڈش زبان میں کروسنس ٹولپ (Crusenstolpe) نے ۱۸۴۳ء میں پہلا ترجمہ قرآن کیا اور اسٹاک ہالم سے شائع کروایا۔

(۵۹) ولندیزی: ولندیزی زبان میں پہلا قرآن کریم کا ترجمہ شویگر (Shweigger) نے جرمن زبان میں کیا۔ اس قرآن کریم کے ترجمہ سے ولندیزی میں تُرجمہ کیا جو ۱۶۴۱ کو ہمبرگ سے شائع ہوا۔

مندرجہ بالا اعداد و شمار سے واضح ہوتا ہے کہ مشرقی زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمے سب سے زیادہ ہوئے ان زبانوں میں فارسی اور اردو میں سب سے زیادہ تراجم منظر عام پر آئے۔

مولانا عبداللہ چھپروی میں البیان فی التراجم القرآن نے حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مراد آبادی کا ایک قول نقل کیا ہے۔ "جس زمانے میں ہندوستان میں بھاشا زبان جاری تھی اس وقت بھاشا میں بھی قرآن کریم کا ترجمہ ہوا۔ (۳۱)

اردو زبان میں تراجم کا آغاز دسویں صدی ہجری میں تفاسیر کے ساتھ ہوا، لیکن یہ سلسلہ چند سورتوں یا سیپاروں سے آگے نہ بڑھ سکا۔

بابائے اردو مولوی عبدالحق اردو زبان میں عام طور پر قرآن کریم کا پہلا ترجمہ شاہ رفیع الدین کا اور دوسرا ترجمہ شاہ عبدالقادر دہلوی کا قیاس کرتے ہیں۔ یہ دونوں ترجمے تیرھویں صدی ہجری کے ہیں.

قرآن کریم کے اولین تراجم میں دوسرا ترجمہ راہب پطرس طرابلس نے ۱۱۴۳ء میں لاطینی زبان میں کیا۔ جو مغربی زبانوں میں کلام پاک کا پہلا ترجمہ ہے اور ۱۵۴۳ء میں باسل کے مقام سے شائع ہوا.

تاریخی اعتبار سے افریقی زبانوں میں سب سے پہلا ترجمہ الجزائر کی بربری زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ ۱۲۲۷ء/ ۲۲۷ھ میں ہوا۔ مشرقی زبانوں میں فارسی زبان میں شیخ سعدی شیرازی نے ۲۹۱ھ میں یعنی ساتویں صدی ہجری کے آخر میں ہوا۔ پہلی صدی ہجری کے آخر میں حجاج بن یوسف کے زمانے میں غیر مسلموں کی طرف سے Syriac سریانی زبان میں کیا گیا۔ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کے مطابق چینی زبان میں بھی قرآن کریم کا اسلام کے ابتدائی ایام میں ہوا۔ (۳۲)

حوالہ جات وحواشی

(۱) الترمذی: محمد بن عیسیٰ السنن مصر، ج ۵،ص ۴۰ ،۱۹۷۵ء۔

(۲) الشیرازی ابو اسحق ابراھیم بن علی بن یوسف الفیروز آبادی، المہذب فی فقہ مذہب الامام الشافعی، القاھرہ، مطبعہ عیسی البابی الحلبی ، ج:۱،ص:۷۳۔

(۳) سرخسی شمس الائمہ ، کتاب المبسوط بیروت، دارالمعرفۃ، ج:۱،ص:۳۷۔

(۴) النرشخی ، ابوبکر محمد بن جعفر: تاریخ بخاری، ترجمہ عبدالمجید بدوی اور نصر اللہ مبشر الطرازی، قاہرہ، دارالمعارف، ص: ۸۳، ۱۹۶۸ء۔

(۵) البخاری، محمد بن اسماعیل: الجامع الصحیح، (کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ، باب قول النبی ﷺ: "لا تسألو اھل الکتاب عن شئی"؛ ج:۸، ص:۱۶۔

(۶) جامعہ پنجاب: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، لاہور، ج: ق۔قرآن مجید، 1/16، ۵۴۰، ۱۳۹۸ھ، ۱۹۷۸ء

(۷) العسقلانی، شھاب الدین ابوالفضل احمد بن حجر: الاصابۃ فی تمیز الصحابہ، مصر، ص ۵۶۱، ۱۳۲۸ھ/ ۱۹۱۰م۔

(۸) حمید اللہ، محمد: ڈاکٹر الوثائق السیاسیۃ للعھد النبوی والخلافۃ الراشدۃ، بیروت، دارالارشاد، ص ۷۳، ۷۷، ۱۹۶۹م۔

(۹) ابن قیم الجوزیہ: زادالمعاد، بیروت موسسۃ الرسالہ، :۳: ۲۸۶۔

(۱۰) الزرقانی، عبدالعظیم، مناھل العرفان، بیروت، ۲:۲، ص ۵۱، ۵۲۔

(۱۱) السرخسی، شمس الائمہ: کتاب المبسوط، بیروت، دارالمعرفۃ، ۲:۱، ص ۳۷۔

(۱۲) بداوی، محمود: دراسات فی اللغۃ والادب والحضارۃ، ۲:، ۶۵۔

(۱۳) E. G. Brill: Encyclopedia of Islam: Leaden, Al-Kuran" v,14, p:431

جامعہ پنجاب: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، لاہور، (ق) ط:۱، ج:۱۶/۱، ص:۶۱۳۔

(۱۴) Esmet Binark and Halit Eren: World Bibliograpghy of translations of the meanings of the Holy Quran Istambul, 1406/1986.

(۱۵) عبدالمنعم: تاریخ التفسیر۔

(۱۶) النرشخی، ابوبکر محمد بن جعفر: تاریخ بخاری، ترجمہ ابن عبدالمجید بدوی ونصر اللہ مبشر الطرازی، مصر ۱۹۶۸ء دار المعارف، ص ۴۳۔

(۱۷) دہلوی، عبدالقادر: موضح القرآن، لاہور، (افتتاحیہ)۔

(۱۸) جیراجپوری، محمد اسلم: تاریخ القرآن، جامع ملیہ دہلی، ۱۳۴۱ھ ص: ۱۰۹

(۱۹) تھانوی، اشرف علی تھانوی، بیان القرآن (اردو ترجمہ قرآن) تاج کمپنی لاہور

(۲۰) جامعہ پنجاب: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، ج: ۱، ۱۳۹۸، ۱۹۷۸م، ط: ۱، ص: ۵۷۷۔

(۲۱) ڈاکٹر قمر رئیس: ترجمہ کا فن اور روایت: لاہور، تاج پبلشنگ، ص: ۳۸۔
مطالعہ کے لیے ملاحظہ ہوں: تاریخ القرآن، عبدالصمد صارم، لاہور، ادارہ علمیہ، ص ۲۴۸، ۱۹۶۳م، ضمیر نیازی: کلام پاک کے اولین تراجم وتفاسیر، مطبوعہ نوائے ادب اکتوبر ۱۹۷۵ء (ازدو جریدہ)۔
الحسنی، عبدالحی: الثقافۃ الاسلامیہ فی الھند، معارف العوارف فی انواع العلوم والمعارف، دمشق، ۱۴۰۳ھ، ۱۹۸۲م، الزرقانی، مناھل العرفان: بیروت، دار احیاء التراث العربی، ج: ۲، ص: ۱۵۹۔

(۲۲) روز نامہ "نوائے وقت": پاکستان، راولپنڈی ایڈیشن، ۲۵ جون ۱۹۸۱ء۔

(۲۳) دہلوی، عبدالقادر، موضح القرآن، افتتاحیہ، تاج کمپنی۔

(۲۴) صالحہ عبدالحکیم شرف الدین: قرآن حکیم کے اردو تراجم، کراچی، بحوالہ عجائب الھند، بزرگ بن شہریار، مطبوعہ لائیڈن۔

(۲۵) صارم، عبدالصمد: تاریخ القرآن: ۶۵۔

(۲۶) جامعہ پنجاب: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج: ۱۶،۔

(۲۷) ربداوی، محمود: دراسات فی اللغۃ والادب والحضارۃ، ص: ۶۵۔

(۲۸) صارم، عبدالصمد تاریخ القرآن: لاہور، مکتبہ معین الادب، ۱۹۸۵ء

(۲۹) عبدالصارم: تاریخ القرآن، لاہور، مکتبہ بعض الادب، ط: ۷، ۱۹۸۵ء۔

(۳۰) ادارہ البحوث العلمیہ والافتاء والدعوۃ: مجلۃ البحوث الاسلامیۃ، ریاض " انتشار ترجمات معانی القرآن الکریم فی مشرق العالم ومغربہ " از سیّد ابولفضل عوض اللہ، عدد: ۳۰، مطبعۃ: الرئاسۃ العامۃ، ۱۳۱۱ھ۔

(۳۱) چھپروی، عبداللہ: البیان فی التراجم القرآن، کلکتہ، مطبوعہ اردو پریس، ۱۳۴۲ھ۔

(۳۲) E-J-5.Brill: Encyclopedia of Islam,Al- Quran Lieden, V: 14, P-431 W-T, Arnold